معاویہ مغلوب نہیں ہوگا روایت کی تحقیق

معاویہ کبھی جنگ میں مغلوب نہ ہوگا (یعنی ہارے گا نہیں)

روایت کی تحقیق :-

ازقلم و تحقیق: محمد عمران علی حیدری۔

3:

حدثنا أبو منصور، حدثنا أبو الغنائم، حدثنا إسحاق، حدثنا أبو بكر بن مروان، حدثنا أبو بكر بن عبد الخالق، حدثنا إبراهيم بن نصير، حدثنا سليمان الرقي، حدثنا شيخ يقال له عبد الرحيم بن غنم عن عروة عن رويم قال: جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله صارعني؛ فقام إليه معاوية فقال: يا أعرابي! أنا أصارعك. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لن يغلب معاوية أبداً. فصرع الأعرابي. قال: فلما كان يوم صفين قال علي: لو ذكرت هذا الحديث ما قاتلت معاوية

ترجمہ: عروہ بن رویم(تابعی) نےکہا کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا کہ مجھ سے کُشتی لڑو۔ تو اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ سے کُشتی لڑتا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کبھی مغلوب(ہارنا) نہ ہو گا۔

چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو پچھاڑ دیا تو جب یوم صفّین ہو چکا تو علی رضی اللہ عنہ نے (عروہ سے) کہا کہ اگر تو اس حدیث کو مجھ سے ذکر کر دیتا تو میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ نہ کرتا۔

(فضائل أمير المؤمنين معاوية لأبي القاسم السقطي ص4 الرقم 03)

حکم الحدیث ✍: سند موضوع منگھڑت

حالات سند درج ذیل ہے۔ اور مزید اس روایت کے متن پر بھی بات کریں گے۔إن شاءالله

1 ✍:

أبو منصور طاهر بن العباس بن منصور المروزي: مجهول۔

امام بیهقي کے شیخ ہیں لیکن مجھول الحال ہیں

أبو منصور طاهر بن العباس بن منصور المروزي شيخ البيهقي. لم أجد له ترجمة في المصادر المتوفرة لدينا. وفي النسختين "أخبرنا أبو منصور ثنا طاهر بن العباس".

(شعب الإيمان - ط الرشد 3/7.الرقم: 1346)

✍ 2:

ابو الغنائم:: مجهول العين۔

✍ 3:

إسحاق:: ۔تعین نہیں ہوسکا

اگر یہ سوسی ہے تو اسکا ترجمہ امام ابن حجر نے نقل کیا ہوا ہے۔ یہ جاہل سوسی فضائل معاویہ میں منگھڑت و موضوعات بیان کرتا تھا۔ اس سے عُبَید الله السقطي روایت کرتا جو کہ متهم ہے۔

1064: إسحاق بن محمد بن إسحاق السوسي. متهم و كذاب

ذاك الجاهل الذي أتى بالموضوعات السمجة في فضائل معاوية رواها عُبَيد الله السقطي عنه فهو المتهم بها أو شيوخه المجهولون.

(لسان الميزان لابن حجر 2/75)

(الجامع لكتب الضعفاء والمتروكين والكذابين 2/170 الرقم: 1343)

تحفة اللبيب بمن تكلم فيهم الحافظ ابن حجر من الرواة في غير)
(«التقريب» 2/258. الرقم: 178

✍:

امام ابن عراق الکنانی فرماتے ہیں کہ اسحق بن محمد بن اسحاق
السوسی اپنے مجھول شیوخ سے فضائل معاویہ میں موضوع مرویات و
منگھڑت مرویات بیان کی یعنی جھوٹ بولے

261 :

إِسْحَق بن مُحَمَّد بن إِسْحَاق السُّوسِي، قَالَ الذَّهَبِيّ أَتَى بموضوعات سمجة
فِي فَضَائِل مُعَاوِيَة فالبلاء مِنْهُ أَو من شُيُوخه المجهولين

(.تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة 1/37)

✍ 4:

أبو بكر بن مروان کو اگر أبو بكر بن مروان بن الحكم بن يزيد بن عمير مان
لیا جائے تو اس کے استاتذہ و تلامذہ میں اسحاق و ابن عبدالخالق نہیں
ملتے۔

لحاظہ درست تعین ہونا مشکل امر ہے۔

5 ✍:

أبو بكر بن عبد الخالق: مجھول۔ اسکا ترجمہ نہیں ملا۔

6 ✍:

إبراهيم بن نصير:::: مجھول۔

7 ✍:

عبد الرحيم بن غنم::: مجھول۔

✏:

جب مجھولین کی کثرت ہو تو رواۃ کا تعین کرنا مشکل ترین امر بن جاتا ہے۔

8 ✍:

عروة بن رويم:: شامی راوی ہے مرسلات بیان کرتا ہے۔ جبکہ اسکا سماع نبی علیہ السلام سے نہیں ہے۔اور سند بھی اس قابل نہیں کہ اس کو عروہ تک درست مانا جائے اور اس راوی(عروہ) پر تفصیلی کلام اس کے ترجمہ میں نقل کریں گے۔إن شاءالله

حاصل کلام: یہ سند مردود و باطل ہے۔ یوں کہو کہ آفتوں سے بھری ہوئی ہے۔ مجھولین کی کثرت اس کےمردود ہونے کے لیے کافی ہے۔

طرق نمبر :- 02 📙

اس سند میں بھی وہی حال ہے لیکن اس میں عبیداللہ اسحق سقطی اسحاق سے روایت کر رہا ہے جو ہم امام ابن حجر وغیرہ کی جرح پڑھ کے آرہے ہیں (کہ موضوعات بیان کرتا ہے اس سے اور اسحاق مھتم و کذاب ہے) اوپر والے طرق میں۔

أخبرنا أبو محمد بن الإسفرايني (عبد الله بن محمد الاسفرايني أبو محمد المعروف بسياه ابى شيخ) أنا أبو الحسن بن صصرى(مجهول) إجازة نا طاهر بن العباس المروزي (مجهول) نا أبو القاسم السقطي نا إسحاق بن محمد نا أبو بكر بن مهران نا أبو بن عبد الخالق نا إبراهيم بن نصير نا سليمان الرقي نا شيخ يقال له عبد الرحيم ابن غنم عن عروة عن رويم قال جاء أعرابي إلى النبي (صلى الله عليه وسلم) فقال يا رسول الله صارعني فقام إليه معاوية فقال يا أعرابي أنا أصارعك فقال النبي (صلى الله عليه وسلم) لن يغلب معاوية أبدا فصرع الأعرابي قال فلما كان يوم صفين قال علي لو ذكرت هذا الحديث ما قاتلت معاوية :📝

(تاريخ دمشق لابن عساكر 59/87.)

سند موضوع منگھڑت مردود (حیدری)

ترجمہ: عروہ بن رویم(تابعی) نےکہا کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا کہ مجھ سے کُشتی لڑو۔ تو اس سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھ سے کُشتی لڑتا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کبھی مغلوب نہ ہو گا۔

چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو پچھاڑ دیا تو جب یوم صفّین ہو چکا تو علی رضی اللہ عنہ نے (عروہ سے) کہا کہ اگر تو اس حدیث کو مجھ سے ذکر کر دیتا تو میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ نہ کرتا۔"

حکم الحدیث ✍: وسند موضوع و منگھڑت۔

اس کے موضوع ہونے کے لیے شروع والی پہلی علت ہی کافی ہوجاتی ہے لیکن ہم پھر بھی اس کی مزید وضاحت درج کردیتے ہیں۔

رواۃ کی تفصیل درج ذیل ہے :-

1 ✍:

أبو الحسن بن صصری::: مجهول

2 ✍:

طاهر بن العباس المروزي مجهول اسکی وضاحت پہلے طرق میں گزر چکی۔ ہے۔

3 ✍:

إسحاق:: اسکی تفصیل بھی پہلے طرق میں گزر چکی ہے۔ فضائل حضرت معاویہؓ میں احادیث گھڑتا تھا۔

5 ✍:

أبو(ابوبکر) بن عبد الخالق::: مجھول۔

6 ✍:

إبراهيم بن نصير::: مجھول۔

7 ✍:

سليمان الرقي::: مجھول۔

8 ✍:

عبد الرحيم ابن غنم:: مجھول۔

9 ✍

عروة بن رويم :-

رویم کی تفصیل درج ذیل ہے :-📝

: 1

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں کہ یہ شامی تھا اور اس میں حرج نہیں

.عروة بن رويم اللخمي، أبو القاسم الأردني :2381

قال البَرْقانِيّ: سَمِعْتُ الدَّارَقُطْنِيّ يقول عروة بن رويم شامي، لا بأس به

(.موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله 2/449)

عروہ ایک شامی راوی ہے جو مرسلات کثرت سے بیان کرتا ہے یعنی ارسال کرتا ہے وہ بھی ہر طرح کے راوی سے اسکی ایک ہم درج کر دیتے ہیں تاکہ بات صادق ہوجائے۔

اور دوسری بات اس شامی نے نبی علیہ السلام سے کچھ نہ سنا اور نہ ہی نبی علیہ السلام کو دیکھا۔ اور شامیوں کو خاص سیدنا امام علی سے بغض تھا جو کہ ہم اس پر مکمل پوسٹ لکھ کے گروپ میں لگا دی تھی سچ کبھی چھپ نہیں سکتا اور سچ کو چھپانے والا جھوٹا ہوتا ہے۔

: 2

امام ابن حبان نے اسکو ثقات میں درج کیا اور فرمایا کہ ابی ثعلبہ خشنی(صحابی)، اوزاعی اور شبرمہ سے روایت کرتا ہے۔

عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ مِنْ أهل الشَّام يروي عَن أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ رَوَى عَنْهُ الأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ شُبْرُمَةَ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ

(الثقات لابن حبان 5/196.)

✍:

لیکن یہ بندہ یہاں کہے رہا ہے ایک اعرابی کا واقعہ بیان کر رہا ہے جو نبی علیہ السلام کے پاس آیا جبکہ عرویہ بن رویم صحابی نہیں تو اس کو کیسے علم ہوا؟ اور یہ بندہ براہ راست نبی علیہ السلام سے مرویات بیان کرتا ہے درمیان میں واسطے گرا دیتا ہے۔

✍:

اسکی مرسلات کو قبول کرنا میرے نزدیک بالکل درست نہیں۔

اسکی وضاحت کرتا ہوں۔ :📝

امام معافی بن عمرانؒ نے اس کی دو مرویات اکھٹی لکھی ہیں میں درج کر دیتا ہوں

پہلی روایت یہاں یہ بندہ ڈریکٹ نبی علیہ السلام سے بیان کر رہا ہے جبکہ اسکا سماع نبی علیہ السلام سے ہے ہی نہیں تو یہ کیسے اس طرح روایت بیان کر سکتا ہے۔؟

: 177

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «شِرَارُ أُمَّتِي قَوْمٌ وُلِدُوا فِي النَّعِيمِ وَغُذُّوا فِيهِ، هِمَّتُهُمْ أَلْوَانُ الثِّيَابِ، وَأَلْوَانُ الطَّعَامِ، وَيَتَشَدَّقُونَ فِي الْكَلَامِ»

جبکہ اس سے اگلی سند جب امام معافی نے نقل کی وہ درج ذیل ہے۔ متن ایک اور اسناد دو ہیں

:178

حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ الْحِمْصِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ الْمَدَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، أَوْ بِنَحْوِهِ

(الزهد للمعافى بن عمران الموصلي 282ص)

اس سند میں إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ الْمَدَنِيِّ موجود ہے جو ڈریکٹ نبی علیہ السلام سے بیان کر رہا ہے جبکہ اس پر ہر طرح کا کلام موجود ہے ضعیف منکر متروک ایک بندے(امام زکریا ساجی) نے صدوق یھم فی الحدیث کہا ہوا ہے جبکہ باقی سب نے اس پر بری طرح جرح کی ہوئی ہے۔امام دارقطنی نے متروک کہا امام ابن حجرعسقلانی نے ضعیف حفظ کہا امام نسائی نے متروک کہا

امام بخاری نے مقارب الحدیث کہا۔

یعنی ایک محدثین کی جماعت نے اسے ترک کردیا ہے۔

متروک راوی ہے۔

اب دیکھ لیں یہ رویم متروک سے روایت کر رہا ہے اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کی مرسل روایت ہم کیسے قبول کر سکتے ہیں؟

یہ کوئی عام بات نہیں بلکہ خاص بات ہے ہم جس بات کو نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے اتنے لاپرواہ بندے کی بات اور وہ صحابی بھی نہیں اس کی عدالت بھی اتنی واضح نہیں کس طرح اس کی بات کا اعتماد کرسکتے ہیں بہترین راہ یہی ہے کہ اس کی مرسلات قبول ہی نہ کی جائیں

حاصل کلام: یہ دونوں اسناد اس قابل نہیں کہ اسکو سیدی معصوم الکائنات امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا جا سکے۔

طریق نمبر 03 : -📔

875 :

أخبرنا يحيى بن عبد الوهاب بن منده أخبرنا عمي عبد الرحمن أخبرنا محمَّد بن عبد الرزاق أخبرنا جدي(مجهول) حدثنا عبيد الله بن أحمد بن سعيد الجصاص حدثنا محمَّد بن معاوية الزيادي حدثنا سعيد بن أوس

الأنصاري حدثنا عمران بن حدير عن النزال بن عمار عن ابن عباس قال: جاء أعرابي إلى النبيّ - صلى الله عليه وسلم فقال: قم يا معاوية فصارعه! فقام فصارعه فصرعه معاوية فقال النّبيّ - صلى الله عليه وسلم -: "إنَّ معاوية لا يصارع أحدًا إلا صرعه معاويةُ"

ترجمہ:نزال بن عمار(مجھول الحال) کہتا ہے کہ: ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے معاویہ کھڑے ہوجاؤ اور اس (اعرابی) سے کشتی لڑو۔ چنانچہ معاویہؓ نے اعرابی سے کشتی کی اور اسے بچھاڑدیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: معاویہ جس شخص سے بھی کشتی کرتا ہے اسے بچھاڑ دیتا ہے۔

زهر الفردوس= الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس لابن حجر) 2/756.(مردود منگھڑت

✍:

اس میں محمد بن عبدالرزاق کا جد بھی مجھول ہے جیسا کہ میں نے اسکی نشاندیی سند میں ہی کر دی ہے۔

✍:

اس سند کے ساتھ چند رواۃ کی کمی کے ساتھ اسکو امام ابونعیم اصھبانی نے ایک روایت درج کی ہے جو نزال تک جاتی ہے اور نزال کا

سماع ابن عباس نہیں اور خود نزال کی ثقاہت کا علم نہیں کیونکہ
مجھول الحال راوی ہے۔

📝📝متن پر کلام :-📝📝

پہلی بات اس کے متن کی کرتے ہیں باقی نزال پر کلام بعد میں کریں گے
کتنا ہی عجیب متن ہے کہ وہ اعرابی آیا اور نبی علیہ السلام نے اسکی
ایک نہ سنی اور فورا فرمایا کہ معاویہ اس سے کشتی لڑو عجیب بات ہے
ایسی بے ترتیب و عجیب بات کا ظھور سیدی معصوم الکائنات سے کیسے
ہوسکتا ہے ایسی کوئی حدیث آج تک میں نے نہیں پڑھی جس میں ایسی
جذباتی بات ہو۔ یہ متن ہی گھڑا ہوا ہے اور اس میں حد سے بڑھنے و
زیادتی کرنے والی بات ہے جوکہ نامناسب لگتا ہے دونوں جہان کے عظیم
انسان خاص ترتیب بہترین انداز میں جامع مانع بات فرمانے والے کا کلام
ایسا نہیں ہوسکتا جیسا کہ اس روایت میں طریقہ اپنایا گیا ہے اس سے
بہتر متن تو پچھلی روایت کا تھا جس میں منسوب (جھوٹ)ہے کہ ایک
اعرابی کہتا کہ یانبی اللہ مجھ سے کشتی لڑیں اور پھر معاویہ کو اس
سے لڑنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ جو یہ بھی غیر ثابت روایت ہے اور زیر بحث
روایت بھی کسی کھاتے میں نہیں ہے جوکہ ظاہر ہوتی ہے اپنے متن سے
اس کا مطلب کہ اسکا متن مقلوب ہے جو کہ نزال کی عدالت پر سوال
اٹھاتا ہے وہ ویسے بھی مجھول الحال ہے اور جس طرح متن بیان کیا ہے
یہ متن اس راوی کو مزید کمزور کرتا ہے اس کے ضبط و عدالت پر سوال
اٹھتا ہے جوکہ میں کہتا ہوں اس کی مرسل قابل قبول ہی نہیں ہے۔ یہ
کمال اس مجھول کا نزال کاہو سکتا ہے۔ واللہ و رسول اعلم۔(حیدری)

-:طریق 04 :📙

: 02

نا الْقَاضِي أَبُو أَحْمَدَ الْعَسَّالُ، نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْجَصَّاصُ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الزِّيَادِيُّ، قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: نا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَارِعَهُ فَقَالَ: «قُمْ يَا مُعَاوِيَةُ، فَصَارِعْهُ» . فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَصَارَعَهُ فَصَرَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَا يُصَارِعُ أَحَدًا إِلَّا صَرَعَهُ مُعَاوِيَةُ» وَيُقَالُ لِلْمَرْءِ مِنْهُ: الصُّرَعَةُ

(رياضة الأبدان لأبي نعيم الأصبهاني 17ص)

:✍✍

توجہ(Note) اس کی پہلی دو اسناد میں سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے الفاظ ہیں کہ وہ جنگ نہ لڑتے لیکن اگلی دونوں(3،4) اسناد میں یہ الفاظ نہیں ہیں لیکن پھر بھی یہ چاروں طرق اس قابل نہیں کہ ان کو نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جا سکے۔

:✍

یہ سند زھر الفردوس کی سند سے مختصر ہے اور اس کا متن بھی اس(زھر الفردوس) کے متن سے بہتر ہے لیکن متن اس کا بھی ہمارے نزدیک صحیح نہیں بلکہ یہ چار اسناد سے مروی روایت ہے ہمیں اس کے

مکمل پر متن اعتراض ہے اور ہمارے نزدیک اسکا متن درست نہیں اور یہ
ہم ثابت کریں گے۔ إن شاءالله۔

📝خلاصہ کلام۔ 📝

✍:

اصولی طور پر دیکھا جائے تو اس کا متن بہت زیادہ نکارت زدہ ہے یہ
روایت متن بھی مردود و باطل ہے۔

خلاصہ کلام متن درایت : -📝

✍:

اس کے متن پر پہلا اعتراض ہے کہ اگر سیدنا مولا علی شیر خدا فاتح
خیبرؓ کا آمنا سامنا حضرت معاویہ سے ہوجاتا ہے میں کہتا ہوں جناب
معاویہ اللہ کے شیر (امیر علی) سامنے کبھی نہ ٹک ہی پاتے اور دوسری
بات کہ اس متن سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا علی پچھتائے جنگ کی وجہ
سے جبکہ علماء اھلسنت و فقہاء کرام نے امام علی کو حق پر کہا ان کا
جنگ کرنا لازمی کہا اور اس جنگ سے بغاوت کے اصول اور ان کے خلاف
(آواز اٹھانا) جنگ کرنے کے مسائل نکالے ہیں چونکہ امام برحق امام علی
ہی حق پر تھے تو حق والے حق کی خاطر لڑنے والے پچھتاتے نہیں ہیں اور
نہ امام علی اس پر کبھی بپچھتائے تھے کہ وہ باغیوں کے خلاف کیوں
لڑے کیونکہ لڑنا انکا حق تھا اور حق والا پچھتاتا نہیں بلکہ حق والے کے
مد مقابل کو پچھتانا چاھیے تھا کہ وہ غلطی پر ہے اور زیادتی کر رہا ہے۔

✍:

ہاں ان(باغیوں) کی زیادتی اور مسلمانوں کے خون کی وجہ سے شائد غمزدہ ہوئے ہوں تو وہ تو ان کی رحم دلی اور اعلی ظرفی کو ظاہر کرتا جو کہ اس روایت کے متن یہ بات بھی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس میں مغلوبیت بتائی جا رہی ہے اور پھر امام علی کے لڑنے کی پر افسوس یا پچھتانے پچھتانےکی بات کیچجا رہی ہے۔

✍:

عجیب منطق ہے باغی نہیں پچھتا رہے اور حق والے پچھتا رہے ہیں جن کے لیے لڑنا ضروری تھا اور ان کا حق تھا کہ بغاوت کے خلاف تلوار اٹھائیں اور یہ متفقہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ علی حق پر ہیں اور ان کے مد مقابل باغی ہیں۔

✍:

لیکن ہم اہلسنت ہیں تمام اہلبیت عظام و صحابہ کرام کا احترام کرنے والے ہیں۔

✍:

لیکن اگر حضرت معاویہؓ کے گروہ کو باغی کہنا اگر کسی کو تکلیف دے تو اس میں ہمارا قصور نہیں حدیث کے مطابق انکا گروہ باغی ہے اور اسی طرح تمام ائمہ و محدثین اور فقہاء کرام نے ان کو باغی کہا ہے۔

✍:

اگر پھر بھی لوگوں نے باغی کہنے کی وجہ سے ہم پر تشدید کی تو إن شاءالله پھر ہم ایک لمبی فہرست آئمہ و محدثین اور فقہاء کرام کی جاری کر دیں گے اور آخر میں ان کے بڑے علماء کے نام بھی درج کردیں گے جہنوں نے باغی کہا ہوا ہے۔۔

📚 : ✍

اب چلتے اس کے مرکزی راوی کی طرف جس کی طرف یہ روایت منسوب ہے۔

📚 النزال بن عمار البصري کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 📚

1: علامہ صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (المتوفى: 861 ھ) فرماتے ہیں کہ تہذیب میں ہے کہ نزال نے ابن عباس کو دیکھا نہیں یعنی ان سے سماع نہیں کیا۔

827: النزال بن عمار عن بن عباس رضي الله عنه فقيل إنه لم يدركه حكاه في التهذيب

(جامع التحصيل في أحكام المراسيل 291ص۔ صلاح الدين العلائي)

امام ابن کثیر نے اسکو اپنی کتاب میں درج کیا لیکن اسکو مجھول :2
حالت میں چھوڑ دیا جیسے ابن کثیر کی کتاب کا نام ہی واضح کرتا ہے کہ
اس میں کس طرح کے رواۃ درج ہیں۔

النزال بن عمار بصری روی انه بلغه عن ابن عباس حدیثا روی عنه :564
عمران بن حدیر سمعت ابی یقول ذلك. ذکره ابن حبان في الثقات۔

التكميل في الجرح والتعديل ومعرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل)
1/340)

امام ذھبی نے بھی اس کے ارسال کا ذکر کیا جبکہ نزال نے ابن عباس :3
کو پایا ہی نہیں تو سماع کیسے کر لیا؟پس اسکا ابن عباس سے سننا ثابت
نہیں ہے۔

.النَّزَّال بن عمار :[د] -:7146

.عن: ابن عباس، ويقال: مرسل، وعن أبي عثمان النهدي

.وعنه: قرة بن خالد، وعمران بن حدير

.ذكره ابن حبان في الثقات

(.تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال 9/196)

دوسری جگہ امام ذہبی اسکو درج کرتے ہیں :✍

النزال بن عمار عن أبي عثمان النهدي وغيره وعنه قرة بن خالد :8506
وعمران بن حدير وثق د

(.الکاشف للذهبی 2/318)

امام ذہبی کا اسکو وثق کہنا اسکا مطلب ہے کہ اسکی توثیق کی گئی ہے
اور وہ ابن حبان نے کی ہے لیکن اس سے مراد وہ ثقہ ہونا اٹل بات نہیں ہے
اگر وثق سے مراد ثقہ ہوتا تو انہیں وثق کہنے کی بجائے ثقہ ہی کہنا
چاہیے تھا تو وثق کیوں کہا؟

امام ذہبی کی تین اصطلاح اصطلاحیں ہیں

ثقہ صدوق وثق۔

اسی طرح امام ابن حجر ثقہ صدوق مقبول کہتے ہیں۔

اگر اسکو دیکھیں تو وثق لین کے درجہ کے برابر آتا ہے چونکہ یہ قاعدہ
کلیہ متطلق نہیں ہے بلکہ ذہبی کے وثق کہنا صدوق و لین کے درمیان کی
اصطلاح بھی ہو سکتی ہے۔

الغرض یہ راوی مستورین میں سے ہے۔ اس کے حالات معلوم نہ ہوسکے اور پھر اسکی بڑی خامی ارسال کرنا ہے۔ اور دوسری بات اسکی معتبر ثقاہت ثابت نہیں بلکہ مجھول ہے۔

4: عراقی مفکر علامہ بشار عواد معروف اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ مجھول الحال ہے۔ اور اس سے صرف دو لوگوں نے روایت کی ہے اور واحد(اکیلے) انسان اابن حبان نے اسکو ثقات میں درج کیا ہے۔

7106: النَّزَّال بن عمَّار، بصريٌّ: مقبولٌ، أرسل عن ابنُ عباس، من السادسة. د.

بل: مجهول الحال، فقد روى عنه اثنان فقط، وذكره ابنُ حبان وحده في "الثقات"".

(تحریر تقریب التهذيب 4/11)

اگر غور کریں امام ابن حجر عسقلانی کا اسکو مقبول کہنا بھی انہوں نظر انداز کر کردیا یعنی امام ابن حجر اسکو متابعت میں قبول کرتے ہیں مقبول(لین الحدیث) راوی متابعت و شواھد میں ہی تو قبول کیا جاتا ہے جبکہ اس روایت میں بیان کرنے نزال کا تفرد ہے کیونکہ ہم نے پچھلی دو اسناد بیان کی ہیں وہ ایک بھی ایسی نہیں جس پر بھروسہ کیا جا سکے مجھولین کی کثرت و بھرمار ہے اور ادھر اکیلے رہے جاتے ہیں نزال وہ

بھی ارسال کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور پھر ہر طرح کے بندے سے ارسال کرتے ہیں۔

5: غیر مقلد ناصر الدین البانی ابوداؤد کی ایک رویت پر کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اور یہ اسناد ضعیف ہیں کیونکہ نزال بن عمار مجھول الحال ہے ایک بندے کے علاوہ کسی نے اسکی توثیق نہیں کی

قلت: وهذا إسناد ضعيف؛ النزال بن عمار مجهول الحال، لم يوثقه أحد غير

(ضعيف أبي داود- الأم 1/315)

6: الحارث بن علي الحسني نے بھی اسکی جہالت کو ظاہر کیا کہ اسکا سماع نہیں ابن عباس سے۔

.النزال بن عمار [فيه جهالة]: عَن ابن عَبَّاس

(منتقى الألفاظ بتقريب علوم الحديث للحفاظ 334۔)

انکی دوسری کتاب الجامع المسند الصحیح بھی ہے جس میں صحیح مرویات جمع کرنے کی کوشش کی گئی موطا مالک سے مسند شاشی تک.

7: امام عبد الغني بن عبد الواحد بن علي بن سرور المقدسي الجماعيلي الدمشقي الحنبلي، أبو محمد، تقي الدين (ت 600هـ)۔ نے بھی اسکا جو ترجمہ نقل کیا اس میں بھی اسکی کوئی توثیق نہیں ملی اور نہ اس راوی کی حالت معلوم ہوسکی

5694: النَّزَّال بن عَمَّار، البَصْريُّ

روى عن: أبي عثمان النهدي.

وقال البخاري: بلغه عن ابن عباس.

روي له: أبو داود.

عبد الغني المقدسی (الكمال في أسماء الرجال 9/120)

8: امام بخاری اسکو تاریخ الکبیر میں نقل کیا لیکن اسکی کوئی توثیق نہ کی اور نہ اس کے حالات بتائے

2411: نَزّال بْن عَمّار.

بَلَغَهُ عَنِ ابْن عَبّاس.

قَالَهُ ابْن المُبارك، عَنْ عِمران بْن حُدَير. يُعَدُّ فِي البَصريين.

(التاريخ الكبير للبخاري بحواشي محمود خليل 8/117)

علامہ صالح فریح البھلال اسکی بہترین وضاحت فرماتے ہیں اور ایک : 9 سند کو ضعیف کہتے ہیں اور اس کی دو وجوھات بیان کرتے ہیں۔

✍: 01

پہلی وجہ کہ انزال لین راوی ہے۔

✍: 02

دوسری وجہ اسکا سماع ابن عباس سے نہیں ہے

النزال بن عمار: بصريٌّ، روى عنه عمران بن حدير، وقرة بن خالد، ذكره ابن حبان في الثقات، وقال الحافظ ابن حجر: «مقبول».

تخريج الحديث أخرجه الديلمي عن ابن عباس.

الحكم على الحديث: إسناده ضعيفٌ؛ لأمرين :

الأول: النزال بن عمار مقبول، والمقبول ليِّنٌ ما لم يتابع على اصطلاح الحافظ في التقريب.

الثاني: أن النزال لم يسمع من ابن عباس، قال البخاري: «بلغه عن ابن عباس، قاله ابن المبارك، عن عمران بن حدير»، وقال الحافظ ابن حجر: «ذكره ابن حبان في أتباع التابعين؛ فكأن روايته عن ابن عباس عنده مرسلة»

صالح فريح البهلال (الأحاديث الواردة في اللعب والرياضة 492ص)

خلاصہ کلام :📙 :-

علامہ صالح نے نقل کیا کہ امام ابن حجر کہتے ہیں کہ امام ابن حبان :✍ نے اس کے تابعی ہونے کی وجہ نقل کردیا ہے۔

تمام ترجمہ دیکھنے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ :✍ نزال ارسال کرتا تھا اور مجھول الحال بھی ہے اور ابن عباس سے اسکا سماع نہیں لہذا اس کی روایت کسی کھاتے میں نہیں میرے نزدیک اس کی روایت مردود ہے جس میں اسکا تفرد ہو اور اصل بات اس میں خاتم الانبیاء والرسل نبی الکریم حضرت محمد علیہ السلام اور سیدنا علیؓ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والی بات ہے۔

لیکن خاص کر جو وعید شدید(سخت) ہے وہ ہے اسکو نبی علیہ :✍
السلام کی طرف منسوب کرنا اور یہ گناہ کبیرہ و جہنم میں لے جانے والا
کام ہے۔

لہذا اسکو نبی علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا گناہ کبیرہ اور جان :✍
بوجھ کر منسوب کرنا جہنم کی طرف اپنا راستہ یا جہنم میں اپنا ٹھکانا
بنانے والی بات ہے۔

اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے اور حق سمجھنے و بیان کرنے کی توفیق عطا
فرمائے آمین ثم آمین۔۔

ازقلم و طالب دعا: محمد عمران علی حیدری۔

واللہ و رسول اعلم عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

08_12_2023.

تیئس(23) جمادی الاؤل 1445ھ۔